السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کاشوہر عرصہ آٹھ برس سے مرض جنون میں بتلا ہے۔کبھی کبھی دوایک روز ہوش میں آجاتا ہےاوراس عرصہ میں علاج بھی بہت ہوامگرکچھ صورت افاقہ نہیں ہے بلکہ اورترقی پر ہےاور ہند بہت چاہتی ہے کہ کسی طور سے طلاق دلوے اس لئے اپنازیور دیتی ہےاورمہر بھی معاف کرتی ہے مگروہ طلاق نہیں دیتا اورنہ کسی طور سےنان نفقہ کی خبرگیراں ہوتاہے اورہندہ اس وقت میں بعمر پچس سالہ اورلاپنےنان نفقہ سے بہت عاجزوپریشان ہے۔اورنہ کوئی صورت گزران ہےاورنیز خوف اس بات کاہے کہ ہندہ سے اس حالت پریشانی میں امورخلاف شرع صادر ہوجائیں اب ہندہ اپنی گلو خلاصی کے واسطے دوسرا نکاح کرناچاہتی ہے توشریعت میں جائز ہے یانہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ کودوسرا نکاح کرلینے کی جوازکی یہ صورت ہے کہ ہندہ حاکم شرع کرے روبراس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہراس قدرمدت سے مرض جنون میں بتلاہے کبھی کبھی ہوش میں آجاتا ہے مین اوس سے طلاق چاہتی ہوں اوراسی لئے اپنازیوردیتی ہوں اورمہر بھی معاف کرتی ہوں لیکن وہ نہ مجھے طلاق دیتانہ کسی طورسے میرے نان نفقہ کی خبرلیتا۔اب میری گزارن کی کوئی صورت اوس کے نکاح میں رہ کرنہیں ہے۔لہذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح فسخ کرادیا جائے کہ عدت کازمانہ کاٹ کرکسی ددسرے سے اپنانکاح کرلوں۔

حاکم مذکورہ ہندہ سے اس بات کاثبوت لے کرکہ اوس کاشوہر فی الواقع اوس کےنان ونفقہ کی خبرنہیں لیتانکاح مذکورہ فسخ کرکے حکم دیدے کہ بعدانفضائے عدت کے دوسرے نکاح کرلے۔

مصر:ج:میں فتاوی قاری الھدایہ سے منقول ہے: سئل عمن غاب زوجها ولم يترک لها نفقة فاجب اذااقامت بينه على ذلک وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ

اورہدایہ مطفائی میں ہے: قلت روی من حدث عبادة بن الصامت وابن عباس وابی سعید الخدری وابی ہریرة وابی لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبداللہ وعائشہ

اورکتاب ظفر اللاضی بمایجب فی القضاء علی القاضی ص 127 قدأمراللہ سبحانہ وتعالی باحسان عشرہ الزجات فقال: وعاشروہن بالمعروف ونہی عن امساکہن ضرار وامر بالامساک بالمعروف والتسریح بالاحسان فقال: فامساک بمعروف اوتسریح باحسان ونہی عن مضارتہن فقال عزوجل ولاتضاروہن فالغائب ان حصل مع زوجتہ التضرر لغیبہ جازلہا ان ترفع امرہا الی حکام الشریعہ وعلیہم ان یخلصوہا من ہذا الضرار القانع ہذا علی تقدیر ان الغائب ترک لہا مایقوم بنفقھا ونہالم یتضرو من ہذہ الحیثیة کونہا لامزوجہ والأیمہ اما اذاکانت متضررة لعدم وجود ماتسنفقہ ماترکہ الغائب فانسخ لذلک علی انفرادہ جائز ولوکان حاضرا فضلا عن ان یکون غائبا وہذہ الایات التی ذکرناہا تدل علی ذلک

اوراوسی صفحہ میں ہے: اما اذالم یترک لہا مایحتاج الیہ فالمسارعة الی تخلیصہا وفک اسرہا ودفع الضرار عنہا واجبة

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 276

محدث فتویٰ